درس قرآن

شاہد عزیز

موت، قیامت، دنیا ـــــ حقیقت کے آئینے میں

کل نفس ذا ئقة الموت وانما توفون اجورکم یوم ا لقیامة فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور (آل عمران)

ترجمہ: ہر جان نے بہرحال ایک نہ ایک دن موت کی وادی میں جانا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اعمال کا صحیح اور پورا پورا بدلہ تمہیں قیامت کے دن دیا جائے گا اور اس دن جو بھی جہنم کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں اس کو داخلہ مل گیا در اصل وہی کامیاب و کامران ہے رہی یہ دنیا کی زندگانی (یہ زیب و زینت یہ جاہ و حشم یہ مال اقتدار) یہ سب دھوکے کا سامان ہے۔

اس آیت میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں (۱) موت کی حقیقت (۲) فکر آخرت (۳) دنیا کی بے ثباتی

آیت کے پہلے حصے میں ایک ایسی حقیقت کو بیان کیا ہے جس سے کسی بھی شخص کو انکار نہیں وہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والا ہو یا کسی بھی علاقے کا باسی ہو وہ بہرحال ایک بات جانتا ہے کہ وہ موت کا مزہ ضرور چکھے گا موت کی حقیقت کے بعد بعث بعد الموت کا بیان ہوا ہے کیونکہ لوگوں کی طرف سے اس بارے میں انکار ہوتا ہے اگر لوگوں کو اس بات کا یقین محکم ہو جائے کہ اس موت کے بعد زندگی ہوگی اور پھر حساب و کتاب کی عدالت برپا ہوگی تو وہ کبھی اس دنیا سے نہ دل لگائیں اور ہر لمحہ آخرت کے لئے اقدام کریں۔ پھر انسانیت کے اعمال کے اعتبار سے ان کے دو گروہوں میں تقسیم ہونے کا تذکرہ ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کی عدالت لگے گی اور تمام کے تمام انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور پھر اللہ فرمائیں گے وامتازوالیوم ایہا

المحرمون اور ان میں پھر کچھ اصحاب الیمین ہوں گے اور کچھ اصحاب الشمال اصحاب الیمین وہ لوگ ہوں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا۔

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات لهم جنت تجری من تحتها الانهار ذلک الفوز الکبیر (بروج)

ترجمہ: "وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کا راستہ اختیار کیا ان کے لئے نعمتوں بھری جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔"

لیکن یہ کامیابی کیسے حاصل ہوتی ہے۔

ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما (احزاب)

ترجمہ: "جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔"

اس کامیابی کے انعامات کیا ہوں گے

و سیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا حتی اذا جاؤها و فتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلم علیکم طبتم فادخلوها خلدین

ترجمہ: (فیصلے کے بعد) وہ لوگ جنہوں نے رب کی نافرمانی سے پرہیز کیا انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا حتی کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے کہ سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے (شاباش) داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

ایک دوسری جگہ یوں فرمایا۔ "لکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون"

ترجمہ: "تمہارے لئے (اس جنت میں) ہر وہ چیز ہوگی جس کی تم خواہش کرو گے

اور جو بھی تم مانگو گے"

اس کے برعکس کچھ لوگ وہ ہوں گے جو اصحاب الشمال ہوں گے ان کو ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا- واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یلتینی لم اوت کتبیہ ولم ادر ماحسابیہ

ترجمہ "ان میں سے ایسا ہوگا کہ اس کو اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ کہے گا کہ اے کاش مجھے یہ کتاب نہ دی جاتی"

یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس آخرت کے دن کا انکار کرتے تھے اور اللہ کی تعلیمات سے تکبر کا راستہ اختیار کیے رکھا اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا اور اللہ کی یاد سے غافل ہوگئے- پھر قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ بہت برا سلوک ہوگا اللہ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے پاؤں کی ٹھوکریں مارتے ہوئے ذلیل و رسوا کرتے ہوئے جہنم میں لے جاؤ اور ایک جگہ یوں فرمایا خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم

دوسری جگہ ایسے بدبختوں کی بدحالی کی یوں منظر کشی کی-

وسیق الذین کفروا الی جھنم زمرا حتی اذا جاء وھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایت ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا بلی ولکن حقت کلمۃ العذاب علی الکفرین

ترجمہ: (اس فیصلے کے بعد) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے حتیٰ کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے اس سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا وہ جواب دیں گے

ہاں آئے تھے مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا۔

آیت کے تیسرے حصے میں دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ ہے، یاد رہے کہ فکر آخرت کے ساتھ دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ اس لئے ضروری ہے کہ انسان دنیا کی زیب و زینت دیکھ کر اس کی چیزوں کو لازوال سمجھ کر اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے اور پھر پتہ اس وقت چلتا ہے جب موت کا فرشتہ اس کے دامن زیست کو مسل ڈالتا ہے اور پھر ... ہے کہ رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین۔

ترجمہ: اے میرے رب کاش تو مجھے تھوڑی سی مہلت دے دے پھر دیکھ میں کیسے صدقہ کرتا ہوں اور نیکو کاروں سے ہو جاتا ہوں

لیکن اللہ فرمائیں گے کہ یہ ہمارا قانون اور دستور نہیں اس لئے کہ "ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلها واللہ خبیر بما تعملون" جب کسی نفس کے اجل کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اس میں تاخیر نہیں کرتے اور اللہ تو وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ رہی یہ دنیا تو اس کی حقیقت تو یہ ہے کہ وما الحیوة الدنیا الالهو و لعب وان الدار الاخرہ لهی الحیوان لو کانوا یعلمون (عنکبوت)

ترجمہ: یہ دنیا تو بس اک تماشا اور کھیل ہے اور آخرت کی زندگی اصل زندگی ہے کاش کہ انہیں علم ہوتا۔

ایک اور جگہ فرمایا: "فلا یغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور"

دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) اللہ کے بارے میں تمہیں فریب میں مبتلا کرے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان موضع سوط فی الجنہ خیر من الدنیا وما فیها اقرواء ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة

الدنیا الامتاع الغرور (رواہ حاکم سندہ، صحیح)

جنت میں ایک کوڑے برابر جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فمن زحزح...... الخ

الغرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ حق کا انکار کر رہے ہیں اور دنیا کا مال و دولت کما رہے ہیں انہیں اس دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے یہ دنیا تو چند روزہ ہے اور آخر کار ختم ہو جانے والی ہے ایسی ناپائیدار چیز کی خاطر آخرت کو خراب کرنا اور دوزخ میں جانا عقلمندی نہیں ایسے لوگوں کے لئے دوزخ تیار ہے انہیں چاہئے کہ اس سے ڈریں اور حق کو قبول کریں تاکہ آخرت کی دائمی زندگی میں انہیں عیش و راحت نصیب ہو۔

کرنے کے کام

(۱) اس آیت میں دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی فکر کا بیان ہے اس لئے دعوت دین کا منہج بھی بیان ہوا ہے کہ سب سے پہلے لوگوں کو آخرت سے ڈرانا چاہئے اور دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلانا چاہئے۔

(۲) فکر آخرت، دنیا کی بے ثباتی اور عقیدہ توحید کی پختگی انسان کے لئے جنت میں جانے کا سبب بنتی ہے۔

اللھم اھدنا